رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ جب دن سے غیر احمدیوں کا جلسہ ہوا ہے۔ قریباً ہر روز کئی آدمیوں کی بیعت لیتے ہیں ÷

مکرم میر قاسم علی صاحب نے غیر احمدیوں کے جلسہ کی روئداد اور ان مولویوں کی جو اس جلسہ پر آئے تھے حقیقت بتانے کے لئے چوک میں لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے لیکچر نہایت دلچسپی سے سُنے جاتے ہیں ÷

طلباء ہائی سکول کا امتحان ختم ہو گیا ہے۔ جو صاحب اپنے بچوں کو سکول میں داخل کرنا چاہیں ۲۰ اپریل تک بھیجدیں۔ تاکہ ابتدا سے ہی پڑھائی میں شریک ہو جائیں ÷

امریکہ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ نمبر ۹

قبول اسلام

خدائے پاک کا شکریہ ہے کہ ایک اور معزز عالم امریکن صاحب بنام مسٹر جے ایل مارٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پُورے انشراح کے ساتھ دین پاک قبول کر کے اس ملک کے نو مسلموں میں ایک اور قابل قدر اضافہ کرنیوالے ہوئے۔ ایک رؤیا مبشرہ کے ماتحت جو خاکسار راقم کو دکھایا گیا تھا۔ صاحب موصوف کا اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے۔ اور دوسروں کیواسطے موجب ہدایت ہوں۔ ان کی نوجوان اولاد جو سب برسر روزگار ہے۔ زیر تبلیغ ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کو دین متین اسلام میں حق اور صداقت کے ساتھ داخل ہونے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

ان کے علاوہ چند اور معزز اصحاب بھی زیر تبلیغ ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول اسلام کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین ÷

کام کی مختصر رپورٹ

ماہ دسمبر اور جنوری میں ۱۶ لیکچر ہوئے ۶۔ ایل ایم چرچ میں۔ ۹۔ احمدیہ مسلم لیکچر ہال میں۔ ایک سپر چوالسٹ سوسائٹی میں۔ اسکے علاوہ ایک عیسائی واعظ بنام مسٹر بروڈل سے نبوت حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مباحثہ ہوا۔ عاجز نے بائبل سے چار ثبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں پیش کئے جنمیں سے ایک لفظ محمد کا بائبل میں موجود ہونا تھا۔ عیسائی واعظ لاجواب ہوئے۔ اور حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس ملک کے مختلف

شہروں کو تبلیغی رسائل بھیجنے اور خطوط لکھنے سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ گذشتہ دو ماہ میں عاجز کی روانگی ڈاک ۱۵۰۰ اور آمد ۵۵۰ ہے۔ اسمیں ڈاک ہند اور رپورٹ بھی شامل ہے۔ مگر اکثر تعداد اس ملک کی ڈاک کی ہے ؛

نومسلموں کی مذہبی حالت

نومسلمہ فاطمہ مصطفٰے نماز عربی میں پڑھتی ہے۔ شیخ عبد اللہ (مسٹر ہاٹ) اور صدیقہ النساء (مسز گاربر) نصف عربی نماز پڑھ چکے ہیں۔ اور غلام رسول (مسٹر رسل) اور محمد یعقوب۔ مسٹر واکر بھی عربی سیکھنے میں کوشاں ہیں۔ لیکچروں کے علاوہ درس قرآن شریف شروع کیا گیا ہے۔ جو ہر جمعرات کو ہوتا ہے ؛

اخراجات

لیکچروں اور درس کے بعد حاضرین کو سوال کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ باہر پھر کر بھی لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ تمام مختلف کام بہت خرچ چاہتے ہیں اس ملک میں ہر شے سخت گراں ہے۔ حجام کی دوکان پر جاکر معمولی سادہ حجامت کرائی جائے۔ تو وہ دو روپیہ لیتا ہے اور اگر سر کے بال بھی کٹوائیں تو تین روپیہ۔ مگر اسکے خرچوں کا بھی ایسا ہی حال ہے۔ جس کرسی پر بٹھلا کر وہ حجامت بناتا ہے۔ وہ مبلغ تین سو روپیہ میں آتی ہے۔ غرض یہاں اخراجات کا سوال اہم ہے۔ ہمدردان اسلام کو اشاعت دین کے کام کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تمام اسلامی ترقی ظاہری اور باطنی دراصل اسی پر منحصر ہے کہ ہم خود بھی مسلمان بنیں اور دوسروں کو مسلمان بنائیں۔ اگر یورپ اور امریکہ خدا کا مسلم ہو جائے۔ تو سب جھگڑے پاک و طے ہو سکتے ہیں ؛

موسم

آجکل یہاں برف کا دور دورہ ہے۔ چاروں طرف زمین اور چھتیں سفید برفانی چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ سردی خوب ہے۔ مگر ایسی نہیں جیسی عموماً یہاں ہوا کرتی ہے کہتے ہیں گذشتہ چالیس سال میں کبھی ایسا نرم جاڑا اس ملک میں نہیں ہوا۔ جب عاجز انگلستان پہنچا تھا۔ تو وہاں بھی میرے سال اول میں جاڑا بہت نرم ہوا تھا۔ واللہ ذوالفضل العظیم ؛

ڈاکٹر کی ڈگری

شکاگو جیفرسن یونیورسٹی شکاگو نے عاجز کی خدمات برائے بہبودی خلق اللہ علمی لیاقت کو تسلیم کرتے ہوئے ڈاکٹر آف لٹریچر (D. Litt.) کی ڈگری اعزازی عطا کی ہے

اپنے رسالہ کی ضرورت

یہاں کے اخباروں میں جو مضامین اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شائع ہوتے ہیں۔ ان کے جواب کیواسطے اپنے ایک رسالہ کی اشد ضرورت ہے۔ جس کے لئے کم از کم ایک سال کیواسطے دو سو ڈالر ماہوار کی ضرورت ہے۔ پھر انشاء اللہ رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیگا۔ اسکے لئے جس قدر رقم ہو سکے۔ ماہ بماہ مجھے بھیجی جانی چاہیئے تاکہ طیاری فوراً شروع ہو جائے ؛

شاہ بلجیم

میرے تبلیغی خط اور لٹریچر کے جواب میں شاہ بلجیم سے شکریہ کا خط آیا ہے۔ اور صاحب پریذیڈنٹ برازیل نے شکریہ کا تار بھیجا ہے۔ اور پریذیڈنٹ پانامہ نے شکریہ میں اپنا مبارکباد سال نو کا کارڈ بھیجا ہے۔

والسلام۔ یکم فروری ۱۹۲۱ء۔ شکاگو۔ امریکہ

محمد صادق عفا اللہ عنہ

اخبار احمدیہ

وصولی چندہ کیلئے دورہ کرنیوالے

حسب ذیل اصحاب مستقل فنڈ اور قرضہ کی ادائگی کے لئے روپیہ وصول کرنے کے واسطے دورہ کرتے ہیں۔ احباب ان کے کام میں ہر طرح سہولت پیدا کریں۔ اور حتی المقدور انہیں مدد دیتے اور ان کے دورہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں ؛

چودھری نصر اللہ خان صاحب
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی } ضلع سیالکوٹ میں

چودھری حاکم علی صاحب
مولوی محمد علی صاحب } ضلع شاہپور اور لائل پور میں

سید محمد اشرف صاحب۔ بٹالہ سے پشاور تک ریلوے لائن کے شہروں کی احمدیہ انجمنوں کے لئے۔

قبلہ میر ناصر نواب صاحب
بابا محمد حسن صاحب } ملتان منٹگمری ڈیرہ غازیخان

حافظ سید عبد الوحید صاحب۔ ہندوستان میں۔

مدرس کی ضرورت

ایک بی اے پاس یا انٹرنس پاس جے اے وی کی ضرورت لوئر مڈل سکول گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ کے لئے ہے۔ درخواستیں فوراً مشتہر کے نام آنی چاہیئیں۔ درخواست کنندہ خواہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی یا غیر مذہب کا کوئی امتیاز نہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان دارالامان

الفضل نمبر ۷۱ مورخہ ۲۴ مارچ

جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کا مضمون بجواب خواجہ عباد اللہ اختر درباره مسئلہ حریت و اسلام درج ہے اسکی کچھ کاپیاں زائد چھپوائی گئی ہیں۔ جو صاحب چاہیں بذریعہ ٹکٹ یا باجازت وی پی ارنی کاپی کے حساب سے علاوہ محصولڈاک منگوا سکتے ہیں ؛

امریکن رسالہ کیلئے امداد

مشن امریکہ برائے اجراء رسالہ حضرت مفتی محمد صادق سلمہ اللہ تعالیٰ

جناب مولوی امام علی صاحب نے مبلغ تین روپیہ نقد چندہ دیا۔ اور حکیم رحمت اللہ صاحب نے مبلغ ایک روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔

خاکسار محمد حسین نائب سکرٹری جماعت احمدیہ پٹیالہ

غیر احمدیوں کا جلسہ

غیر احمدیوں کے جلسہ کی کارروائی اور عجیب و غریب حالات انشاء اللہ اگلے پرچہ میں مفصل درج کئے جائینگے احباب منتظر رہیں ؛

اعلان نکاح

مسماۃ رحمت بی بی دختر حکیم عمر الدین احمدی سکنہ بنگہ ضلع جالندھر کا نکاح ۲۶ فروری ۱۹۲۱ء کو بعوض مہر [illegible] روپیہ عبد الصمد ولد مولوی علی محمد احمدی بزاز ساکن شام چوراسی سے پڑھا (۲) میاں جان احمدی ساکن بنگہ کی دختر آمنہ بی بی کا نکاح ایکسو روپیہ مہر پر میاں محمد عبد اللہ پسر حکیم عمر الدین سے ۲۵ فروری کو پڑھا۔ الراقم۔ خاکسار رحمت اللہ باغانوالہ احمدی از بنگہ۔

وی پی آتے ہیں

جن اصحاب کی قیمت الفضل ماہ مارچ میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام اپریل کے پہلے ہفتے میں وی پی کئے جائینگے جو صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت دینا چاہیں۔ وہ بھجوادیں ورنہ وی پی پہنچیگا۔ اور واپسی کی صورت میں اخبار تا وصولی قیمت بند رہے گا ؛

مینیجر الفضل قادیان

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دار الامان ۔ ۱۴ر مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

معراج نبوی اور مولوی ثناء اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے [illegible] نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا کہ یہ جسمانی معراج نہ تھا ۔ بلکہ رُوحانی تھا ۔ یعنی یہ نہیں ۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک اٹھایا گیا تھا ۔ بلکہ کشفی رنگ میں آپ کو وہ تمام واقعات بتائے گئے تھے ۔ جن کا معراج سے تعلق ہے تو مخالفین نے اس عقیدہ کو بھی اسلام کے خلاف بتا کر آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا ۔ لیکن خدا کی شان ہے اب حضرت مسیح موعود کی پیش کردہ اس صداقت اور حقیقت کو دُنیا میں وہ لوگ پیش کر رہے ہیں ۔ جو آپ کے اشد ترین مخالف اور دشمن ہیں ۔ چنانچہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۲۱ء کے "اہلحدیث" میں زیر عنوان "فتویٰ" جو باتیں درج ہیں ۔ ان میں سے ایک سوال وجواب معراج کے متعلق ہے بہت دلچسپ ہے ۔ سائل دریافت کرتا ہے کہ کیا یہ ٹھیک ہے کہ :-

"اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نہیں ہوا ۔ بلکہ روحانی ہوا"

اسکے جواب میں اہلحدیث کے ایڈیٹر صاحب ارقام فرماتے ہیں :-

"مسئلہ معراج تو زمانہ رسالت سے اختلافی چلا آیا ہے حضرت عائشہ اور ان کے زیر اثر بعض دیگر لوگ بھی معراج جسمانی کے منکر تھے ۔ اہلحدیث کی طرف یہ نسبت غلط ہے ۔ اہل حدیث کا مذہب ۔ تو وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے"

اس جواب میں بتایا گیا ہے کہ :-

(۱) مسئلہ معراج نبوی زمانہ رسالت سے ہی اختلافی مسئلہ ہے

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ اور ان کے زیر اثر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسمانی معراج کے منکر تھے ۔

(۳) اہلحدیث کا مذہب وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے

امر اول کے متعلق گذارش ہے کہ جب یہ مسئلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے ہی اختلافی ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رض اور ان کے زیر اثر لوگ بھی اسی وقت جسمانی معراج کے منکر تھے ۔ تو پھر جب حضرت مسیح موعود نے جسمانی معراج کا انکار کیا تو مولویوں پر کیوں آسمان گر پڑا ۔ اور کیوں یہ کہکر دنیا کو گمراہ کرتے ہیں ۔ کہ حضرت مرزا صاحب معراج کے منکر ہیں حالانکہ معراج کے متعلق آپ کا اور آپ کے پیرؤوں کا وہی عقیدہ ہے ۔ جو حضرت عائشہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کا تھا جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے جواب میں خود اس بات کا اعتراف کیا ہے ۔

ہمارے وہ مخالف جو حضرت مرزا صاحب پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ آپ نے جسمانی معراج کا انکار کر دیا ۔ اور اس وجہ سے آپ کو (نعوذ باللہ) دائرہ اسلام سے خارج بتاتے ہیں ۔ غور کریں کہ اگر آپ کے جسمانی معراج کا انکار کرنے پر آپ پر کفر کا فتویٰ لگ سکتا ہے ۔ تو پھر حضرت عائشہ جن کا شرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہونے کے لحاظ سے بلکہ تفقہ فی الدین کے لحاظ سے اسلام میں بہت بڑا درجہ ہے ۔ ان پر اور دوسرے جلیل القدر صحابہ پر بھی وہ یہی فتویٰ لگاتے ہیں ۔ اور پھر محدثین اور ان مفسرین قرآن پر جن کی باتوں کو ہمارے مقابلہ میں یہ لوگ خدا اور رسول کے ارشاد پر ترجیح دینے سے بھی باز نہیں رہتے ۔ انہیں بھی اسی زد کے نیچے لاتے ہیں ۔ کیونکہ وہ بھی جسمانی معراج کے منکر ہیں ۔

ذیل میں ہم معراج کے متعلق احادیث اور تفاسیر کی کتب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں ۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج اس جسم خاکی کے ساتھ نہ تھا ۔ بلکہ روحانی تھا :-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۵۷ اور تفسیر ابن جریر جلد ۱۵ ابتدائی حصہ میں درج ہے کہ :-

قال ابن اسحٰق حدثنی بعض آل ابی بکر ان عائشہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانت تقول ما فقد جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اللہ اسریٰ بروحہ ۔ کہ ابن اسحٰق نے کہا مجھ سے آل ابی بکر میں سے کسی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رض فرماتی تھیں ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم پوشیدہ نہیں ہوا تھا ۔ بلکہ آپ کا اسریٰ صرف روح کے ساتھ ہوا تھا ۔

پھر معاویہ بن ابو سفیان کے متعلق آتا ہے ۔ ان معاویۃ ابن ابی سفیان انہ کان اذا سئل من مسریٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال کانت رؤیا من اللہ صادقہ ۔ کہ ان سے جب رسول کریم کے اسراء کے متعلق پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رؤیا صادقہ تھی ۔

ان دو حوالوں سے ظاہر ہے کہ معراج جسمانی نہیں تھا ۔ بلکہ رؤیا تھی ۔ اس کی تائید بخاری کی اس حدیث سے نہایت واضح طور پر ہوتی ہے ۔ جو کتاب التوحید میں ہے ۔ اور جس میں یہ بتلاتے ہوئے کہ معراج کس طرح ہوا ۔ اور کیا کیا نظارے دکھائے گئے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے ۔ فاستیقظ وھو فی المسجد الحرام ۔ یہ دیکھ کر آپ بیدار ہوگئے ۔ اور آپ اسوقت مسجد الحرام میں ہی تھے ۔ یہ حوالہ الکل صاف ہے ۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ دکھایا گیا ۔ رؤیا میں دکھایا گیا ۔ کیونکہ سب کچھ دیکھنے کے بعد آپ جاگ اٹھے ۔

جسمانی معراج کے خلاف ایسے واضح ثبوت کے ہوتے ہوئے سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح اسے مانا جاتا ہے ۔ اور اس پر [illegible] بہ سے بڑھ کر [illegible] علم وعقل کی بنا پر حضرت مسیح موعود کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے

یہ اور اسی قسم کی اور حدیثیں ہیں ۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تصدیق و تائید ہوتی ہے کہ [illegible] معراج جسمانی نہیں بلکہ روحانی تھا [illegible] ۔ جناب مولوی ثناء اللہ جیسا مخالف بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا ہے

اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ بلحاظ اہلحدیث ہونے کے اس کا قائل ہے۔ کیونکہ اہل حدیث کہلانیوالے اس بات کے سخت منکر ہیں۔ چنانچہ "اہلحدیث" کے نام سے ہی دہلی سے اہلحدیثوں کا جو ماہوار رسالہ شایع ہوتا ہے۔ اس کے تازہ پرچہ بابت ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء میں بڑے زور سے اسبات کی تردید کی گئی ہے کہ "اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نہیں ہوا۔ بلکہ روحانی ہوا" چنانچہ لکھا کہ:۔

"اہلحدیث کا یہ اعتقاد ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ وہ معراج جسمانی کے خدانخواستہ منکر ہوں۔ بلکہ اہلحدیث کا یہ مسلمہ اعتقاد ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی حالت بیداری میں قبل از ہجرت بلاشک اور ضرور ہوا ہے"

ان الفاظ سے معراج کے متعلق اہل حدیث کا عقیدہ ظاہر ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ نے اہل حدیث ہو کر اس کا انکار کرتے ہوئے اس صداقت اور حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہے۔

کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس صداقت اور فیصلہ کو جو حضرت مسیح موعود نے ایک ایسے مسئلہ معراج میں دیا۔ جو بالفاظ مولوی ثناء اللہ "زمانہ رسالت سے اختلافی چلا آیا ہے" ایسے مولوی ثناء اللہ جیسے دشمن نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس کو مان کر "اہلحدیث کے مسلمہ اعتقاد" کو اس نے ٹھکرا دیا ہے۔

با اصول اخبار نویسی کا نمونہ

اخبار "وکیل" امرتسر کو با اصول اخبار نویسی کا بڑا دعویٰ ہے لیکن اس دعویٰ کو پرکھنے والوں کے لئے یہ نمونہ نہایت حیرت انگیز ہوگا کہ یہی "وکیل" جس نے گذشتہ ایام میں امام جماعت احمدیہ اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف بالکل بے سروپا اور جھوٹی باتیں اپنے کالموں میں درج کی تھیں۔ اور ان کی تردید چھاپنے سے انکار کر دیا تھا اسی نے جب امرتسر میونسپلٹی کے ایک ممبر کو مدنظر رکھ کر حسب ذیل الفاظ لکھے کہ:۔

"ارباب نشاط اور دختر رز اور فاحشہ عورتوں سے جی بہلانیوالے بدترین اخلاق کے اشخاص ہیں تو کمیٹی کو کوئی سروکار ہونا ہی نہیں چاہیئے"

تو ہمعصر "کیسری" لاہور کے مطالبہ پر بھی اس ممبر کا نام بتانے کی جرأت نہیں کر سکا۔ حالانکہ کیسری نے حسب ذیل موثر اور جذبات شرافت کو اپیل کرنیوالے الفاظ میں مطالبہ کیا ہے کہ:۔

"وکیل قوم اور ملک کی واقعی بڑی خدمت کریگا اگر وہ اس شخص کا نام اور پتہ بھی لوگوں کو بتادے جس کی طرف اس کا اشارہ ہے"

اگر "وکیل" نے جو کچھ لکھا وہ درست ہے۔ اور اس کا یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ "امرتسر میں کون ہے جو اس نادر شخصیت کو نہیں جانتا" تو پھر کیوں وہ اس ممبر کا نام ظاہر کر کے ملک اور قوم کی "بڑی خدمت" نہیں کرتا۔ اور کونسے اخبار نویسی کے اصل کے ماتحت اس مطالبہ سے پہلو تہی کرتا ہے۔

کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ "وکیل" کو جہاں گرفت کا ڈر ہو۔ وہاں اسے سچی بات ظاہر کرنے کی بھی ہمت نہیں پڑتی۔ اور جہاں یہ ڈر نہ ہو۔ وہاں جھوٹی باتوں کو شایع کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہے۔ یہ با اصول اخبار نویسی "وکیل" کو مبارک ہو۔

مسکرات کا اثر اخلاق پر

قرآن کریم نے مسکرات سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے مختصر مگر جامع مانع الفاظ میں ان کے جن نقصانات کو بیان کیا ہے۔ آج دنیا اور وہ دنیا جو مے نوشی اپنا دن رات کا شغل سمجھتی اور پانی کی طرح استعمال کرتی ہے کھلے طور پر اعتراف کرنے کے لئے مجبور ہو رہی ہے۔ ایک جگہ قرآن کریم فرماتا ہے فیھما اثم کبیر شراب وغیرہ میں بہت کثرت سے گناہ پائے جاتے ہیں یعنی اس کا استعمال کرنے والے بڑی بڑی بدکاریوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ۔ یہ ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو۔

اس آیت میں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ مسکرات وغیرہ کی ناپاکی کے باعث جسم پر ان کا برا اثر پڑتا ہے۔ وہاں شیطانی کام کہکر یہ بھی بتایا ہے کہ ان سے انسان کے اخلاق بھی بالکل خراب ہو جاتے ہیں۔

ذیل میں ایک فرانسیسی مصنف کی رائے ملاحظہ کیجئے کہ اس نے کس صفائی سے مذکورہ بالا صداقت کا اعتراف کیا ہے۔ لکھتا ہے:۔

"منشی چیزوں سے اخلاق پر خاص اثر ہوتا ہے دماغ کے اندر اس قسم کی حالت پیدا ہوتی ہے جو انسانوں سے رحم دلی شرم۔ انصاف اور ہر قسم کے انسانی جذبات کو کھو دیتی ہے۔ گویا انسان انسان نہیں رہ سکتا۔ اس کا مزاج بدل جاتا ہے۔ چند ہی دنوں کے استعمال کے بعد وہ چڑچڑا اور جھگڑالو بن جاتا ہے۔ بات بات پر جھگڑتا ہے۔ اس کے چہرہ سے شرافت شجاعت اور پاکیزگی روح مردہ ہو کر مفقود ہو جاتی اور ان کی بجائے وحشت سراسیگی بے اعتباری جھلکنے لگتی ہے۔ وہ شخص جو آج تک نیک خیالات رکھتا تھا۔ وہ اسکے استعمال کی پہلی ہی رات کے بعد ایک عظیم تغیر پاتا ہے۔ وہ ظالم۔ بدمعاش۔ چور۔ ڈاکو قاتل سب کچھ بن سکتا ہے"

(میونسپل گزٹ۔ ۵ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء)

یہ ہیں وہ اثم کبیر اور عمل الشیطٰن جنکو اب معلوم کیا گیا ہے اور جن کی طرف پہلے ہی قرآن کریم نے نہایت مختصر الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔

فسخ نکاح کیلئے عیسائی ہونا

لیجسلیٹو کونسل پنجاب میں ایک ہندو ممبر نے یہ سوال اٹھایا کہ کیا گورنمنٹ اس امر سے آگاہ ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں کئی مسلمان عورتوں نے عیسائی ہو کر اپنے نکاح فسخ کرائے اور پھر مسلمان ہو کر دوسروں سے نکاح کر لئے۔ اور ایسا کرنے سے انہوں نے پنجاب ہائیکورٹ کے ایک قاعدہ کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو کیا گورنمنٹ اس ناجائز تنسیخ نکاح کو روکنے کے لئے کوئی قانون پاس کریگی۔ سرکاری ممبر نے اس کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ اس معاملہ کے متعلق تحقیقات کریگی۔ مگر قانون بنانے کے سوال پر کونسل کے مسلمان ممبروں کو غور کرنا چاہیئے۔

تنسیخ نکاح کے جس طریق کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی ہے وہ فی الواقع نہایت تکلیف دہ اور شرمناک ہے۔ مسلمان ممبروں کو چاہیئے۔ کہ اس کے انسداد کا قانون پاس کرانے میں پوری کوشش اور سعی سے کام لیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۴ مارچ ۱۹۲۱ء - بعد عصر)

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خطبہ نکاح چونکہ اسوقت درس کا وقت ہے اسلئے میں فریقین کو صرف اسی قدر نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ زمانہ ہے جسمیں تمام دنیا کی نظر ہماری جماعت پر پڑی ہوئی ہے۔ لوگ ہمارے ایک ایک عمل کو دیکھتے ہیں کہ ہم میں اور ہمارے غیروں میں کیا فرق ہے اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمارا دعویٰ تو یہ ہو کہ ہم خدا کے ایک نبی کے پیرو ہیں۔ لیکن اسکے قدم پر ہمارا قدم نہ ہو تو ہم پر الزام آسکتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی اور مدعی ہو اور وہ سچا بھی ہو مگر جو لوگ اسکو ماننے والے ہوں انکی عملی حالت اچھی نہ ہو تو انکو کیا فائدہ اگر خدا ہمارے کسی ہر رنگ استحقاق سے ہمیں اس کی طرف ہدایت دیتے ہوئے۔ ورنہ ظاہر حالت ہم انکی طرف متوجہ نہیں ہو سکتے۔ بس یہی حال اور وں کے متعلق ہے۔ کہ جب تک لوگ ہم میں اور ہمارے غیروں میں عملی فرق نہ دیکھ لیں۔ اسوقت تک وہ ادھر توجہ نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ہماری ترقی نہیں ہوئی۔ لوگوں کو عموماً ہم میں اور اپنے سے غیروں میں کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آتا۔ وہ ہمیں غیروں سے ممتاز نہیں دیکھتے۔ اسلئے جب تک ہمارے ہر ایک کام میں خاص رنگ نہ ہو۔ ہم ترقی نہیں پا سکتے یہی حال نکاح کے معاملہ کا ہے۔ اگر لوگ دیکھیں کہ احمدی لڑکے اپنے رشتہ داروں سے بیوی کے رشتہ داروں اور احمدی بیوی کے رشتہ دار لڑکے کے رشتہ داروں سے کیسا سلوک کرتے ہیں۔ اور ان کے آپس میں کیسے اچھے تعلقات ہوتے ہیں۔ تو لوگوں کو ادھر توجہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ اگر اس معاملہ میں ہم میں اور غیر میں کچھ فرق نہ ہو تو لوگ ہم میں اور غیروں میں کوئی تمیز نہ کرینگے۔ اگر ہمارے آپس میں تعلقات اچھے ہونگے۔ تو ہم بھی امن میں زندگی بسر کرینگے۔ اور لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائینگے۔ اور اس طرح وہی مثال راست آئیگی کہ "ایک پنتھ دو کاج"۔

اسکے بعد حضور نے محمد اسمٰعیل صاحب ولد نظام الدین کے نکاح کا مریم بنت محمد عبد اللہ صاحب سے مبلغ ۔۔ روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

نامہ لنڈن

انگلستان میں تبلیغ اسلام

دار التبلیغ کا افتتاح

(نوشتہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

ایام زیر رپورٹ (۵ تا ۱۲ فروری) کا اہم واقعہ ہمارے نئے مقام تبلیغ کا افتتاحی جلسہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سے کامیاب ہوا۔ یہ جلسہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ ۱۲ فروری کو تھا۔ قریباً دو ہفتہ پہلے سے اس کے لئے تیاری شروع تھی۔ اور لنڈن اور انگلستان کے اسلام اور اسلامی امور میں دلچسپی لینے والے لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ اور انگلستان کے معروف ہندوستانی ہندو اور مسلمان اصحاب کو بھی دعوت دی گئی۔ ستر اور اسّی کے درمیان مہمان تشریف لائے۔ بعض مشہور اخباروں کے نمائندے۔ بعض سوسائٹیوں کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ۔ پروفیسر لیون جو ایک بوڑھے اور پرانے مسلمان ہیں۔ سر ٹی ڈبلیو آرنلڈ جو مشہور کتاب پریچنگ آف اسلام کے مصنف ہیں۔ اور اسلامی امور میں خاص طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔ مسٹر خالد شیلڈریک نو احمدی مسلمان تھے۔ ان تمام احباب کے علاوہ چیف الوا آف لیگاس کی تشریف آوری خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ چونکہ یہ جلسہ برادرم نیّر صاحب کے لئے الوداعی جلسہ بھی تھا۔ اسلئے چیف مذکور نے اپنی تقریر میں ان کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ آپ میرے آگے چلیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ میں وہاں آپکی مدد کرونگا۔ ان احباب کے علاوہ پروفیسر براؤن آف کیمبرج جن کی تحقیقات اور تصنیفات نے بابی مذہب کی رفتار یورپ اور امریکہ میں سست کر دی ہے۔ اور لارڈ الفاروق ہیڈلے صاحب کی طرف سے معذرت کے خطوط آئے کہ کثرتِ شغل کی وجہ سے نہیں آسکے۔

صدر نشین کی تقریر پروفیسر ہارون مصطفےٰ لیون نے جو صدر نشین تھے اپنی تقریر میں کہا کہ اگرچہ میں احمدی جماعت کا باقاعدہ ممبر نہیں ہوں۔ تاہم اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اسوقت جس انتظام اور اہتمام سے احمدی جماعت کام کر رہی ہے۔ اس کی نظیر اسلامی بلاد میں مشکل سے ملتی ہے۔ اور یہ کہ میں مدت سے اس سلسلہ سے واقف ہوں۔ اور میں اس سلسلہ کے بانی کو ایک بہت بڑا ولی اللہ اور خادم اسلام جانتا ہوں۔

احمدی مبلغ کی تقریر اسکے بعد میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسلام بنی نوع انسان کا حقیقی مذہب ہے اور صلح اور امن اور سلامتی کی راہیں اسلام سے ہی کھلتی ہیں اسلئے اسلام باقی تمام مذاہب کا نمائندہ اور ان کی اغراض کا پورا کرنیوالا ہے۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم باقی تمام انبیاء کے نمائندے اور ان کی اغراض و مقاصد کو دنیا میں پورے کرنیوالے ہیں اور آجکل احمد علیہ السلام اسلام کا زندہ نمونہ ہیں اور آپکے ذریعہ منکروں پر حجت پوری ہوئی۔ اور اس کا عملی نمونہ احمدیہ جماعت میں نظر آتا ہے ہندوستان، انگلستان اور دیگر تمام اقوام دنیا کی مشکلات آجکل اسلامی اصول پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت کے ذریعہ سے حل ہونگی۔ جیسا کہ عربوں کے اختلافات اور مشکلات اخوت اسلامی کیوجہ سے دور ہوگئے تھے۔

اسکے بعد احمدی جماعت کے انتظام کا ذکر کیا کہ کس طرح یہ جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کیطرح ایک خلیفہ کے ماتحت کام کر رہی ہے۔

مولوی نیّر صاحب کی تقریر اسکے بعد نیّر صاحب نے اپنی الوداعی تقریر فرمائی۔ اور ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ جو ان سے ان کی رہائش لنڈن کے زمانہ میں مہربانی سے پیش آئے اور کہا کہ میرا اس ملک میں آنا میرے لئے خوشی کا موجب تھا۔ میرے لئے یہاں کی رہائش بھی خوشی کا موجب ہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کا خوب موقع ملا۔ اسی طرح میں اس ملک کو اور یہاں کے احباب کو خوشی سے الوداع کہتا ہوں۔ تاکہ دیگر ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کر سکوں۔

اسکے بعد برادرم خالد شیلڈریک کی

تقریر کی۔ اور برادرم محمد الاول اگنٹو چینو الوانے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کے نیّر - لیگاس کے مسلمانوں کی طرف سے خوش آمدید کی تقریر کی۔ اور اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہُوا۔

اس جلسہ میں عموماً اعلےٰ جماعت کے لوگ شامل تھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر لے کر واپس گئے ✽

اور ان میں سے بعض نے اس بات کا مجھ سے اظہار کیا۔ کہ ان کی رائے اب اسلام کے متعلق بالکل بدل گئی ہے۔ اور آئندہ مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔

اخبارات کی رائیں

مندرجہ ذیل الفاظ میں لندن کے مشہور اخباروں میں اس جلسہ کا ذکر چھپا ہے۔

اخبار وانڈزور تھ بینی میں ایک مسجد کے عنوان سے لکھتا ہے۔ اتوار کے دن نمبر ۳۶ میلروز روڈ میں ایک مسجد کے لئے افتتاحی جلسہ ہُوا۔ جس میں ہندوستانی۔ فارسی۔ ناجیرین۔ اور یورپین مسلمانوں نے حصہ لیا۔ جو سب اپنے قومی لباس پہنے ہوئے تھے جگہ اور مکان جو اب اسلامی اغراض کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ احمدیہ جماعت نے خریدا ہے۔ جس کا صدر مقام قادیان ہندوستان میں ہے۔ مکان کے ساتھ ایک ایکڑ زمین ہے۔ جس میں اصل مسجد تعمیر کی جائیگی۔ اتوار کے روز جلسہ کے موقع پر علاوہ دوسرے لوگوں کے مندرجہ ذیل اصحاب حاضر تھے۔ سر ڈبلیو ارنالڈ مصنف پریچنگ آف اسلام۔ چیف الیو آف لیگاس۔ پروفیسر نیوان خالد شیلڈ ریک۔ مولوی فتح محمد سیال۔ مولوی عبدالرحیم نیّر۔ اور مولوی مبارک علی سیکرٹری جماعت احمدیہ لنڈن۔

ٹائمز آف لنڈن ۲ فوری لکھتا ہے۔ لنڈن کی احمدیہ جماعت کے امام مشنریوں اور ممبروں نے کل ایک مکان کے افتتاحی جلسہ پر لوگوں کو دعوت دی یہ ایک بڑا مکان چھوٹے سے باغیچہ میں جو جماعت احمدیہ نے ابھی ابھی خریدا ہے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ جلدی ہی اس باغیچہ میں ایک مسجد تعمیر کی جائیگی۔ مسٹر عبدالرحیم نیّر نے ایک اسلامی مشن پر مغربی افریقہ کو جارہے تھے۔ ایک لمبی تقریر کی۔ معاملہ میں پیش ہیں سو اسنات فتح محمد سیال پروفیسر یعون اور الواآف لیگوس موجود تھے ✽

روزانہ با تصویر اخبار گریفک ۲ فروری کے پرچہ میں بعنوان ''لنڈن کے مضافات میں اسلام'' لکھتا ہے۔ کل بروز اتوار ایک نئے اسلامی مشن کے افتتاحی جلسہ پر افریقہ اور ہندوستان کے لوگ اپنے زرق برق لباس میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ ۵۰ اور ۶۰ کے درمیان انگریز مرد عورت بھی موجود تھے۔ لنڈن کی جماعت نے ایک مکان اور وسیع جگہ تبلیغ اسلام کے لئے خریدے ہیں۔ اور ان کا ارادہ ہے۔ کہ جلدی یہاں ایک اسلامی معبد کھڑا کریں۔ جس میں اسلامی طرز پر نمازیں پڑھینگے۔ اسلام کے مشہور پیرو لوگ جو اس ملک میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک لارڈ ہیڈلے ہے۔ کل کے تقریر کرنے والوں میں سے مولوی فتح محمد سیال ایم۔ اے۔ نے کہا۔ کہ احمدیہ جماعت ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہندوستان اور انگلستان میں اتحاد قایم ہوسکتا ہے۔

مارننگ پوسٹ۔ ''مذہب اسلام انگلستان میں'' کے عنوان سے لکھتا ہے۔ احمدیہ اسلامیہ کے افتتاحی موقع پر نمبر ۶۳ میلروز میں کل ایک جلسہ کیا گیا۔ احمدیہ سلسلہ کی بنیاد قریباً چالیس سال ہوتے ہیں۔ کہ قادیان۔ پنجاب۔ ہندوستان میں ڈالی گئی تھی۔ احمدیہ سلسلہ کے بانی احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آف قادیان نے مسیح اور مجدد ہونے کا دعوےٰ کیا تھا۔ مکان کے ساتھ جو زمین ہے۔ اس میں تجویز ہے۔ کہ ایک مسجد کی بنیاد رکھی جائے۔

مہمانوں کے استقبال کے بعد پروفیسر بارون مصطفےٰ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ قریباً چالیس سال گذرنے ہیں۔ کہ پہلے انگلستان میں تبلیغ اسلام کی گئی۔ اس کی ابتدا لورپول میں ہوئی۔ اسلام میں کوئی پروہت نہیں ہوتے۔ بعض آدمی صرف اس کام کے لئے منتخب کرلئے جاتے ہیں۔ لیکن ہر ایک آدمی اپنی نجات حاصل کرنے کا خود ذمہ وار ہوتا ہے۔ مولوی فتح محمد سیال نے کہا کہ وہ اس لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ لوگوں کو اسلام اور احمدیہ اسلام کی طرف بلائیں۔ ان کا ایمان ہے۔ کہ اسلام تمام مذہبوں کا عین ہے۔ اور احمدیت اسلام کا عین ہے۔

اس کے علاوہ ڈیلی مرر جو ایک تصویری اخبار ہے۔ اس میں فوٹو شایع ہوئے ہیں۔

اس جلسہ اور اخباروں میں ذکر ہونے سے ہمارا دارالتبلیغ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام لنڈن اور انگلستان میں مشہور ہوگیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک خط

اس جلسہ پر غیر احمدی ہندوستانی مسلمان بھی موجود تھے۔ ان میں ایک صاحب نے جو لنڈن یونیورسٹی کے گریجوایٹ ہیں جلسہ سے واپس جاکر مندرجہ ذیل خط لکھا۔

پیارے بھائی صاحب۔ پیشتر اس کے کہ میں اور تحریر کروں۔ میں یہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ میں آپ کے شب گذشتہ کے لکچر سے بہت متاثر ہُوا۔ یہ میرا پہلا موقعہ نہیں تھا۔ کہ مجھے آپ کا لیکچر سننے کا اعزاز ملا تھا میں قریباً تمام لیکچروں میں جو ہائڈ پارک میں ہوئے ہیں حاضر ہوتا ہوں۔ مگر بدقسمتی سے مجھے آپ کے ساتھ اس طرح ملاقات کرنے کا موقعہ پہلے نہیں ملا تھا۔

بھائی صاحب! آپ میرے رہبر ہیں۔ آپ میرے لئے ستارہ رہنمائی ہیں۔ اور میں بلا تامل آپ کے سامنے اعتراف کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ میں پیدائش کی وجہ سے مسلمان ہوں مگر وجہ لیبی جلاوطنی کے میں اپنے آپ کو سچے معنوں میں مسلمان خیال نہیں کرتا۔ متواتر کی تکالیف اور رنج و بیول نے جو مجھے اپنی زندگی میں ہوئیں میرے ایمان کو پاش پاش کردیا ہے۔ لیکن بہ تہ دل سے اپنے خالق سے معافی کا خواستگار رہوں۔ اور تمنا ہے کہ اللہ میری زاری کو قبول فرمائے۔

کیا آپ مہربانی کرکے اس ہفتہ میں مجھے ملاقات کا موقعہ دینگے۔ کیونکہ میں مختلف مضامین کے بارہ میں آپ کے ساتھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی وقت نماز کے اوقات میں مقرر کریں۔ میں محمد خان (بی۔ کے سنگھ) صاحب کو جو آپ سے ملنے کے بہت خواہشمند ہیں ساتھ لاؤنگا مکرر آنکہ میں خیال کرتا ہوں کہ ہمیں انگلینڈ سکاٹلینڈ اور افریقہ میں تبلیغ کرنے کیلئے سنٹر قایم کرنا چاہیئے۔ لنڈن میں کم از کم پانچ یا چھ سنٹر ہونے ضروری ہیں۔ نیاز مند میر

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کے لئے تیار ہیں؟

حسب ذیل اشتہار ہماری طرف سے شائع کیا گیا۔ اور مولوی ثناء اللہ کو انکی جائے قیام پر جا کر مکرم میر قاسم علی صاحب نے موقعہ پر اشتہار دیا مگر اس کے متعلق انہوں نے کچھ بھی جواب نہ دیا

(ایڈیٹر)

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کیلئے تیار ہیں۔ اس سوال کا جواب۔ مولوی ثناء اللہ صاحب خود ہی اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ر جون سنہ ۱۹۰۶ء میں یہ دیتے ہیں کہ:۔

"آیت (مباہلہ) پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں۔ اور اب بھی ایسے مباہلہ کیلئے جو آیت مرقومہ (مباہلہ والی) سے ثابت ہوتا ہے۔ طیار ہیں"۔ (صفحہ ۴ کالم اول)

لہذا سوال مندرجہ عنوان تو فیصلہ شدہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اب ہم عوام کی آگاہی کیلئے آیت مباہلہ معہ اسکے ترجمہ تفسیری کے مولوی ثناء اللہ صاحب ہی کی تفسیر سے نیچے نقل کر دیتے ہیں:۔

"فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين۔ یعنی تو ایسے لوگوں کو جو کسی دلیل کو نہ جانیں۔ کسی علمی بات کو نہ سمجھیں۔ کہدے کہ آؤ ہم اپنے اور تمہارے بیٹے۔ اپنی اور تمہاری بیٹیاں اپنے اور تمہارے بھائی بند بلائیں پھر عاجزی سے جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ خدا خود فیصلہ دنیا میں ہی کر دیگا۔ جو فریق اس کے نزدیک جھوٹا ہوگا وہ دنیا میں ہی برباد اور مورد غضب ہوگا۔ (تفسیر ثنائی جلد دوم ص۴۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء)

یہ ہے وہ آیت "مرقومہ" جس کے ماتحت مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ اور وہ مانتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ فریق کاذب پر دنیا میں ہی بربادی اور تباہی ہوتا ہے اور کسی خاص عذاب کی وہ تعیین بھی نہیں کرتے۔ اور نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ خدا کا کام ہے کہ جو عذاب چاہے نازل کرے لیکن وہ ایسے مباہلہ سے قبل مباحثہ بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ کوئی شخص بے سمجھے بوجھے اور بغیر اتمام حجت ہو کر جلد بازی سے مباہلہ نہ کر بیٹھے۔ اور درحقیقت ایسی صورت میں جبکہ فریقین ایک دوسرے کے دعاوی اور دلائل سے پوری واقفیت رکھتے ہوں۔ ایک دوسرے کو واقف کر کے بخوبی سمجھا دینا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے مولوی ثناء اللہ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ:۔

"مباہلہ سے پہلے مباحثہ کا ہونا ضروری ہے۔ پس میں ایسے مباہلہ کیلئے بالکل طیار ہوں۔ جو آیت مرقومہ (بالا) سے ثابت ہوتا ہے"۔

سو ہم مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بشارت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے مسلمہ و منظور کردہ مباہلہ کے مطابق ہی آپ سے مباہلہ کرنے کو تیار میدان میں کھڑے ہیں۔ اب آپ اٹھیں۔ اور اسی طرح بغیر کسی قیل و قال کے ہم سے مباہلہ کریں البتہ اسقدر گذارش ہے۔ کہ مباہلہ سے قبل جس غرض کیلئے مباحثہ ہوتا ہے۔ وہ ہمارے خیال میں بوجہ اتم پوری ہو چکی ہے فریقین عرصہ دراز کی گفت و شنود کے بعد علی وجہ البصیرت ایک دوسرے کے کاذب ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آپ حضرت مرزا صاحب کے متعلق اپنے ایمان و ایقان کا بالفاظ ذیل بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ:۔

"میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ میں مرزا صاحب کو جھوٹا جانتا ہوں۔ خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتا اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں۔ وہ بڑا کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا بے حیا۔ بڑا فریبی۔ بڑا مکار۔ بڑا ابلہ فریب۔ بڑا غدار۔ بڑا مفتری علی اللہ غرض سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے۔ اسکو اسلام کیا خدا پر بھی ایمان نہ تھا"۔

(اہلحدیث ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء و ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۸ء و ۶ مارچ و ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء)

یہ تو وہ بصیرت ہے۔ جو آپ کو سالہا سال کے بحث و مباحثہ سے حاصل ہو چکی ہے۔ اسکے خلاف ہم علی وجہ البصیرت ان سب الفاظ کا حقیقی مصداق آپ کو جانتے و مانتے ہیں ایسی بصیرت کے ہوتے ہوئے جو علی وجہ الکمال فریقین کو حاصل ہو۔ مباہلہ سے قبل مباحثہ کرنا بے سود اور تحصیل حاصل ہے اب تو صرف مباہلہ ہی باقی ہے۔ جس سے آج تک آپ پہلو تہی کرتے رہے۔ لہذا اب مباہلہ ہی ہونا چاہیئے۔ اور اگر آپ باوجود بصیرت و یقین پھر بھی مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہی ضروری خیال کرتے ہیں۔ تو ہم کو اس سے بھی انکار نہیں۔ تاکہیں آپ اسی حیلہ کو آڑ بنا کر مباہلہ مسلمہ خود سے بھی نہ گریز کر جائیں بہر بھی ہم منظور کرتے ہیں۔ کہ دو گھنٹہ تین گھنٹہ۔ چار گھنٹہ تک آپ ہمیں اپنے وہ دلائل جو تکذیب مرزا صاحب کے ہیں ایسے ہوں کہ اس سے پہلے آپ ہم کو بذریعہ تحریر و تقریر نہیں سنا چکے ہیں بیشک سنا لیں۔ اور ہم بھی اگر ضرورت ہوگی تو اسی قدر وقت میں جس قدر آپ لینگے۔ مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل آپ کے سامنے پیش کر دینگے۔ اس کے بعد حسب آیت مرقومہ بالا آپ کا مسلمہ اور منظور کردہ مباہلہ ہوگا۔ مگر ایسا نہ ہوگا کہ بعد مباحثہ آپ مباہلہ سے ہٹ جائیں۔ کیونکہ مباحثہ محض آپ کی حجت توڑنے کی نیت سے اسلیئے منظور کیا جائیگا کہ آپ اس کے بعد مباہلہ کریں۔ ورنہ مباحثہ کی ضرورت نہیں۔ اور مباہلہ ان الفاظ میں ہوگا:۔

"اے خدائے قادر و ذو الجلال ہم سب جو تیرے حضور کھڑے ہیں۔ تیری ذات وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تیرا برگزیدہ رسول اور مسیح موعود اور مامور من اللہ ہے۔ اور اس کی تمام پیشگوئیاں اور جملہ الہامات تیری طرف سے اور تیرا کلام ہیں۔ اور ہم اسپر کامل ایمان رکھتے ہیں مگر مولوی ثناء اللہ مرزا صاحب کو مفتری علی اللہ اور کاذب و دجال کہتا ہے۔ پس اگر ہم ایسا کہنے میں جھوٹے ہیں۔ تو ہم کو اور اگر مولوی ثناء اللہ اس کہنے میں جھوٹا ہے۔ تو اسکو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت لا کر مورد عذاب بنا۔ آمین"۔

اس دعا پر آپ سب لوگ آمین کہیں اور اس کے بعد آپ یہ دعا کریں کہ:

"اے ذو الجلال والاکرام عزیز ذو انتقام میں تیری ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد مفتری علی اللہ کذاب اور دجال تھا۔ اس کا دعوی مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے کا انسانی اور نفسانی افترا تھا۔ اس کی تمام پیشگوئیاں اور الہامات محض شیطانی وساوس اور تقول علی اللہ ہیں نہ اسکو اے خدا تجھ پر ایمان تھا۔ نہ اسلام سے تعلق۔ اور میں اسپر علی وجہ البصیرت

یقین رکھتا ہوں۔ لیکن میرے مدِ مقابل اسکو مامور من اللہ
اور رسول اللہ اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ پس اگر میں
خلاف واقعہ بلکہ حقیقت کو چھپاتا ہوں۔ اور ایسا کہنے
میں جھوٹا ہوں تو مجھے۔ اور اگر فریق مقابل جھوٹا ہے
تو اسکو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت ملکر
مورد غضب بنا۔ آمین ؛

اسپر ہم سب آمین کہینگے اور مباہلہ ختم ہوگا۔ آپ کو یہ بھی
اختیار ہے۔ کہ آپ اگر چاہیں تو اپنے بھائی بند موجودہ مولوی
صاحبان کو اور جو شخص بھی اس کار ثواب میں آپ کا ساتھ دینا
چاہیں۔ ان کو بھی اپنے ساتھ ملالیں۔ اور یہ ہماری عین خواہش ہے
کہ یہ علماء جو آپ سے متفق ہیں۔ اگر آیت مباہلہ پر ایمان اور مرزا صاحب
کے کذب پر یقین رکھتے ہیں۔ تو آپ کے شریک حال ہوکر اپنا ایمانی
نمونہ دکھائیں۔

اب ہم اُمید کرتے ہیں کہ ایسے مباہلہ سے جس کیلئے بقول خود
آپ ہمیشہ سے تیار رہے ہیں۔ اور آپکے مسلمات کے خلاف
ہم نے ایک انچ بھی ادہر ادہر کرنا نہیں چاہا۔ کوئی نیا حیلہ بہانہ
کرکے گریز کی راہ نہ اختیار کرینگے۔ اور فوراً میدان مباہلہ میں
جو اسی جگہ اسی مقام پر ہوگا۔ نکل آئینگے۔ اب آخری بار بھی فرار
بر قرار کا بدنما داغ یہاں سے اپنی پیشانی پر لگوا کر امرتسر جائیں۔
اور کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون کے وعید سے
خوف کھائینگے۔

پس گواہ رہو اے زمین اور سُن لے تو اے آسمان اور شاہد رہو
تم اے یہاں کے رہنے والے ہندو اور مسلمانو اور یاد رکھو تم اے
باہر سے آئے ہوئے مخالف مولویو اور غیر مولویو کہ جو شخص ایسا اس
قرآنی مباہلہ سے انکار کرے اور تحریر تخفیف سے بھی باز نہ آئے۔ تو
اسپر خدا تعالیٰ اور رسول اور ملائکہ اور کل جہاں کے لوگوں کی
لعنتیں ہوں۔ اور تم سب لوگ کہو۔ آمین ؛

المنتظرین

(۱) شیر علی عفا اللہ عنہ (بی اے) (۲) (سید) محمد اسمٰعیل (۳) (سید) محمد اسحٰق (مولوی فاضل) (۴) (سید) محمد سرور (۵) (حافظ) روشن علی (۶) محمد اسمٰعیل احمدی (مولوی فاضل منشی فاضل) (۷) عبدالرحمٰن مصری (مولوی فاضل) (۸) رحیم بخش ایم اے (۹) عبدالمغنی (۱۰) (خانصاحب) فرزند علی عفا اللہ عنہ (۱۱) جلال الدین (مولوی فاضل) (۱۲) ابو العطاء رحمت علی (مولوی فاضل) (۱۳) غلام احمد (مولوی فاضل) (۱۴) (مولوی) محمد جی (مولوی فاضل) (۱۵) (مولوی) محمد شہزادہ (مولوی فاضل) (۱۶) شہزادہ عبدالمجید (۱۷) شیخ نواب الدین (بی اے بی ٹی) (۱۸) علی محمد (بی اے بی ٹی) (۱۹) غلام نبی (ایڈیٹر الفضل) (۲۰) محفوظ الحق علمی (مولوی فاضل) (۲۱) ظہور حسین (مولوی فاضل) (۲۲) مہر محمد خان شہاب (نائب ایڈیٹر الفضل) (۲۳) ذوالفقار علیخان (برادر اکبر مسٹر محمد علی و شوکت علی) (۲۴) (ڈاکٹر) خلیفہ رشید الدین (۲۵) خاکسار قاسم علی (ایڈیٹر فاروق)

قائلین حیات و نزول مسیح ابن مریم سے

چند سوالات

منجملہ دس اشتہاروں کے ایک حسب ذیل اشتہار
غیر احمدیوں کے جلسہ پر کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ اور علماء
کو خاص طور پر پہنچایا گیا۔ مگر ان سوالات میں سے کسی
کسی ایک کا جواب بھی "جمعیۃ العلماء" میں سے کسی
سے نہ بن پڑا۔ اور کوئی ایک لفظ اس کے جواب
میں لکھنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اب بھی ہم دعوت دیتے
ہیں کہ اگر ہمارے مخالفین میں کسی میں ہمت ہے
تو ان سوالات کا جواب دے۔ (ایڈیٹر)

تمام ہندوستان اور پنجاب کے غیر احمدی علماء اور
سجادہ نشین صوفیائے و مقلدین وغیر مقلدین دیوبندی
اور گنگوہی۔ بریلوی و سہارنپوری۔ امرتسری و سیالکوٹی
سے اور ان کے ہمخیال تعلیم یافتہ خواندہ ہمخیالوں سے
عموماً مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث سے
خصوصاً اور حاضر الوقت غیر احمدی علماء سے بالخصوص
ان سوالوں کا جواب طلب کیا جاتا ہے۔ اگر انہوں نے
کوئی جواب ان سوالات کا نہ دیا تو دنیا جان لیگی۔ کہ
ان کا عقیدہ نزول مسیح صرف زبانی ہے جس کی کوئی
دلیل و برہان ان کے پاس نہیں ؛

(۱) لفظ نزول جو احادیث میں مسیح موعود کی نسبت وارد ہے
اس لفظ سے کیا معنے اور مراد لی گئی ہے ؟

(۲) لفظ رجوع اور نزول میں کیا فرق ہے ؟

(۳) کوئی شخص گیا ہوا اگر لوٹ کر آوے۔ تو اس کیلئے
عربی۔ فارسی اور اردو میں کونسا لفظ استعمال ہوتا ہے۔
یعنی رجوع اور واپسی اور بازگشت یا نزول۔ جواب
مع نظیر اور مثال بمحاورہ زبان ہونا چاہئیے ؛

(۴) لفظ بعثت اور خروج اور نزول میں فرق باہمی کیا ہے ؟

(۵) مسیح ابن مریم کیواسطے بعثت اور دجال کیواسطے
لفظ نزول بھی احادیث میں آیا ہے یا نہیں ؟

(۶) مسیح ابن مریم کا نزول کہاں سے ہوگا زمین سے
یا آسمان سے ؟

(۷) اگر زمین سے ہوگا تو آپ کو کہاں سے معلوم ہوا۔ جو الردد
اور اگر آسمان سے ہوگا۔ تو آسمان کی قید کس لفظ سے
ثابت ہے ؟

(۸) اور یہ نزول بجسم خاکی ہوگا یا محض رُوحانی۔ اگر قالب خاکی پر
ہوگا تو یہ کس لفظ سے مفہوم ہوتا ہے ؟

(۹) کس حیثیت اور ہیئت سے ان کا نزول ہوگا۔ یعنی کسی
سواری کے ذریعہ اُترینگے یا اُڑ کر تشریف لائینگے یا کسی اور
طرز سے۔ جواب مفصل ہو۔

(۱۰) کس وقت یہ نزول رات یا دن میں ہوگا ؟

(۱۱) کس مقام پر نازل ہونگے آیا کسی مکان خاص پر یا فرش زمین پر ؟

(۱۲) یہ شان نزول کوئی شخص بچشم خود بھی دیکھیگا یا نہیں ؟

(۱۳) اہل زمین کو ان کے ٹھیک وقت نزول کا پتہ قبل از نزول
ہوسکیگا یا نہیں تاکہ وہ استقبال کیلئے جائے نزول پر جمع ہو جائیں

(۱۴) اگر ہوسکیگا تو کیا ہند و پنجاب۔ ایران و جاپان۔ روم و
اصفہان چین و افغانستان یورپ و ترکستان وغیرہ کے
سب مسلمان جائے نزول پر جمع ہو جائینگے یا کسی خاص شہر یا
مقام کے لوگ ہی وہاں پہنچیں گے۔

(۱۵) اگر نہیں ہوسکیگا تو پھر جن لوگوں نے اس طرح ان کا نزول
نہیں دیکھا۔ وہ کس طرح ان کی تصدیق کرکے انکو آسمان سے اترا ہوا
تسلیم کرینگے۔ خصوصاً علی گڈھ وغیرہ کے کالجیٹ اور امرتسر
کا مولوی فاضل ؟

(۱۶) جن دو فرشتوں کے ذریعہ وہ اُترینگے وہ فرشتے دوسرے
لوگوں کو بھی نظر آئینگے یا نہیں ؟

(۱۷) وہ فرشتے اپنی اصلی شکل میں ہونگے یا متمثل بشکل دیگر۔ اور دیگر
شکل کیا ہوگی ؟

(۱۸) اگر اصلی شکل میں ہونگے تو کیا سوائے انبیاء کے فرشتوں کی
اصلی شکل بھی ہر ایک انسان کو نظر آسکتی اور آتی ہے یا نہیں ؟

(۱۹) اگر متمثل بشکل دیگر ہونگے تو ان کے فرشتے ہونے کا ناظرین
کو کیونکر یقین ہوگا ؟

(۲۰) وہ ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہینگے یا صرف زمین پر پہنچا کر واپس
چلے جائینگے ؟

(۲۱) دو زرد چادریں جو مسیح اوڑھ کر آئے گا وہ چادریں مسیح ابن مریم
بوقت صعود زمین سے اوڑھے ہوئے آسمان پر گئے تھے یا

آسمان سے جدید لیکر آئینگے یا بوقت نزول زمین والے ان کیلئے رنگوا کر نذر کرینگے۔

(۲۲) بعد نزول تا وفات ان کا وہی آسمانی چادریں لباس ہیگا یا دوسرا لباس تبدیل کرینگے؟

(۲۳) ایک اسم کا اطلاق دوسرے شخص پر بوجہ کسی شارکت فی الاوصاف کے جائز ہے یا نہیں؟

(۲۴) کیا مشابہت اور مماثلت تامہ کیلئے الفاظ مثل یا مانند یا مشابہ یا کاف تشبیہ یا کما وغیرہ کا بیان بھی ضروری ہے؟

(۲۵) کوئی مثیل اصل سے افضل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۲۶) نبی اور رسول کس کو کہتے ہیں۔ اسکے لغوی اور اصطلاحی معنے کیا ہیں۔ (اصطلاح شرعی ہونی چاہیئے جو شارع سے منقول ہو)

(۲۷) نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا ہر دو ایک ہی ہیں۔ یعنی ہر نبی کو رسول اور ہر رسول کو نبی کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ اور نبوت کیلئے رسالت لازمی ہے یا رسالت کیلئے نبوت؟

(۲۸) امام اور نبی اور محدث اور ولی میں کیا ما بہ الامتیاز ہے؟ آیا ہر نبی امام اور محدث اور ولی ہوتا ہے یا ہر محدث نبی اور ولی اور امام ہوتا ہے یا ہر ولی محدث اور امام ہوتا ہے۔

(۲۹) نبوت کے لوازمات کیا کیا ہیں۔ جن سے تحقق نبوت ہو ایسا ہی بصورت تفریق نبوت و رسالت۔ رسالت کے لوازمات کیا کیا ہیں؟

(۳۰) وہ لوازمات کسی حالت یا زمانہ میں انبیاء و رسل سے منفک بھی ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہو سکتے ہیں تو کن حالتوں میں؟

(۳۱) وحی غیر نبی کی طرف بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے تو وہ کس قسم کی وحی کہلاتی ہے۔ یعنی وحی نبوت و رسالت یا وحی ولایت یا کچھ اور نام اس وحی کا اصطلاح میں رکھا گیا ہے؟

(۳۲) وحی نبوت اور وحی ولایت (یا جو کچھ اس دوسری وحی کا نام ہو) میں بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے کیا فرق ہے۔ اور بوجہ غیر نبی کی طرف وحی ہونے کے کیا فرق ہے؟

(۳۳) انبیاء اور خدا تعالیٰ کے درمیان پیغام رسانی کیلئے جبرئیل ہی واسطہ ہے یا کوئی اور بھی۔ اور کبھی غیر نبی کو بھی جبرئیل پیغام الٰہی پہنچاتا ہے یا کوئی دیگر طریق ان کیلئے ہے۔

(۳۴) بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی نبوت تا قیامت بواسطہ جبرئیل منقطع ہو گئی ہے یا ممکن ہے کہ پھر جاری ہو جائے۔ اور جس پر وحی نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ وہ باوجود نزول وحی نبوت۔ ختم نبوت کا حاجب ہو یا نہیں؟

(۳۵) آدم علیہ السلام سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر اُمتیں گذری ہیں کسی نبی کی اُمت یا انکی اُمت کا کوئی فرد کسی نبی سے افضل ہوا ہے یا ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو وہ فضیلت کُلی ہے یا جزوی؟

(۳۶) کوئی نبی ایسا بھی گذرا ہے جس کی نبوت کا درجہ اُمت محمدیہ کے مدارج سے باوجود نبی اللہ ہونے کے کم ہو۔ اور انکی خواہش ہو کہ وہ اُمت محمدیہ کا ایک امتی بنایا جائے تاکہ وہ نبوت سے افضل درجہ حاصل کرے۔

(۳۷) ایک ہی وقت اور جگہ اور ایک ہی زمانہ میں دو امام مفترض الطاعۃ اُمت محمدیہ کے لئے ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳۸) مہدی اور مسیح ابن مریم کے فرائض یکساں ہونگے یا کم و بیش؟

(۳۹) ہر دو کی موجودگی میں امت محمدیہ کس کی اطاعت مستقل کی مکلف ہوگی۔ اور انہیں سے حاکم کون ہوگا اور محکوم کون؟ یا مہدی و مسیح ایک ہی شخص ہوگا؟

(۴۰) دونوں کے بعث و نزول کا ایک ہی وقت ہوگا یا آگے پیچھے وہ ظاہر ہونگے۔ اگر آگے پیچھے ہونگے تو کتنے عرصہ کا ایک دوسرے کا فاصلہ ہوگا۔

(۴۱) ان دونوں میں سے افضل کون ہوگا اور مفضول کون؟ اور نبی انہیں سے کون ہوگا اور امتی کون؟

(۴۲) مسیح ابن مریم کی نبوت بوقت نزول سابقہ نبوت (جو الی بنی اسرائیل تھی) ہوگی۔ یا جدید نبوت الی کافۃ للناس سے مشرف ہونگے یا نبوت سے معطل ہو کر آئینگے۔

(۴۳) ان میں سے پہلے کس کا انتقال ہوگا۔

(۴۴) ہر دو کی وفات تک کوئی مذاہب غیر اسلام روئے زمین پر نہ رہیگا یا کچھ لوگ غیر مذاہب کے پیرو بھی باقی موجود رہینگے۔

(۴۵) تمام مذاہب غیر کو مہدی و مسیح بذریعہ تلوار و جہاد مٹا کر بجبر داخل اسلام کرینگے یا محض تبلیغ وغیرہ سے۔

(۴۶) مسیح کی بابت جو لکھا ہے۔ کہ وہ فوت ہونگے۔ اور مسلمان انکی جنازہ کی نماز پڑھینگے اس سے کیا مراد ہے۔ کیا عام مسلمانوں کا جنازہ مسلمان ہی نہیں پڑھا کرتے۔ یا ہندو یا عیسائی پڑھا کرتے ہیں جو یہ عجیب خبر دیگئی ہے۔ آخر اسمیں مہدی یا مسیح کی کیا خصوصیت اور کونسی فضیلت ہوئی کہ مسلمان ان کا جنازہ پڑھینگے؟

(۴۷) اور یہ جو لکھا ہے کہ مسیح کو بعد وفات آنحضرت کی قبر میں دفن کرینگے۔ کیا مسیح کیلئے حضور انور کا قبہ مبارک گرا کر اور معاذ اللہ قبر کھود کر دو نعشیں ایک قبر میں دفن ہونگی یا باہر کی جانب سے سُرنگ لگا کر مسیح کی نعش کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کرینگے۔ یا ایک قبر کی جگہ روضہ مبارک میں پہلے سے رکھی ہوئی ہے جیسا کہ بعض عوام الناس اور جُہلا کا خیال خام ہے جنہوں نے روضہ مبارک نے دیکھا نہیں کہ وہاں کسی قبر کی جگہ نہیں ہے یا قبر سے مُراد مقبرہ ہے جو کسی لغت سے ثابت نہیں مفصل جواب دیں۔

(۴۸) مہدی و مسیح کسی حکم قرآنی یا مسئلہ شرعی کو منسوخ کرینگے یا نہیں؟

(۴۹) مسیح ابن مریم کا دعوٰی بعد نزول اپنی نسبت کیا ہوگا۔ یعنی نبوت و رسالت کا یا امتی ہونے کا۔

(۵۰) کوئی نبی اپنی نبوت سے کسی حالت یا زمانہ میں معزول ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۵۱) ہر نبی اور امام اور خلیفہ اور مامور من اللہ پر اپنے منصب کا اعلان فرض ہے یا اخفاء منصب ضروری ہے۔

(۵۲) قرآن مجید اور احادیث کا علم مسیح کو کس طرح حاصل ہوگا۔ کیونکہ یہ عربی زبان ہے۔ اور مسیح کی مادری و اصلی زبان عبرانی یا سُریانی ہے۔ اسلئے یا تو وہ علماء زمانہ سے سبقاً سبقاً پڑھینگے یا آسمان سے ہی پڑھکر تشریف لائینگے یا دوبارہ نزول قرآن بذریعہ وحی ان کی زبان میں ہوگا۔ پس وہ ذریعہ بتایا جاوے۔

(۵۳) مسیح کے نزول کے بعد اور وفات سے قبل اور وفات کے بعد قیامت تک آیات ذیل (جو حیات اور نزول مسیح کیلئے آپ کے زعم میں نصوص صریحہ ہیں) کے کیا معنے لوگ کرینگے اور خود مسیح بوقت تلاوت کیا معنے کرینگے۔ (ا) یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک (ب) بل رفعہ اللہ الیہ (ج) وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (د) یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدیہ من التوراۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (ھ) ولم یجعلنی جباراً شقیاً۔

(۵۴) مسیح کس عمر میں مبعوث و رسول بنی اسرائیل کیطرف ہوئے تھے اور کتنے سال انہیں رسالت کرتے رہے اور کس عمر میں آسمان پر چلے گئے تھے اور کس عمر میں نازل ہونگے؟

(۵۵) بعد نزول مسیح اگر کوئی وحی منجانب اللہ مسیح پر نازل ہوگی تو اس وحی پر مسلمانوں کو ایمان لانا فرض ہوگا یا نہیں؟ اور وہ وحی علاوہ

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

قانون مجالس باغیانہ کی حمایت

۱۷۔ تاریخ کے اجلاس پنجاب کونسل میں راجہ نریندر ناتھ نے یہ ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ قانونی کونسل ریجسلیٹیو اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں پیش ہونے والے سوالات پر بحث کرنے کی غرض سے جو جلسے کئے جائیں وہ گورنر صاحب کے حکم سے قانون مجالس باغیانہ کی زد سے باہر سمجھے جائیں۔ پنجابی کونسل کے ۳۱ ممبروں نے اس کے خلاف رائے دے کر اسے گرا دیا۔

لکھنؤ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد

لکھنؤ ۱۹ مارچ آج سر ہارکورٹ بٹلر گورنر صوبجات متحدہ نے لکھنؤ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا

گورنمنٹ نے پنجاب پبلسٹی کمیٹی کو بند کرنے کا فیصلہ کر دیا

پنجاب کونسل کے اجلاس ۱۸ مارچ میں مسٹر بی۔ ٹی جیمس مالی سکرٹری نے بیان کیا۔ کہ گورنمنٹ نے محکمہ اشاعت کو بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور ۱۹ مارچ کو گورنمنٹ کونسل کے روبرو پبلسٹی کمیٹی کے حساب کتاب کو بیباق کرنے کے لئے ۲۵ ہزار کا ایک ضمنی مطالبہ پیش کرے گی

کرپان سے قتل

سرکاری اطلاع ہے۔ ضلع گورداسپور میں کرپان سے ایک شخص نے اپنی بھتیجی اور اس کی ماں کو قتل کر دیا ہے۔ یہ پہلا مقدمہ ہے۔ جس میں کرپان کو بطور آلۂ قتل استعمال کرنے کی خبر ملی ہے۔

امتحان میں عمر کی قید گھٹا دی گئی

۔ الہ آباد یونیورسٹی کے جلسہ سینٹ میں پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کی یہ تحریک پاس ہو گئی۔ کہ امتحانات مٹریکولیشن۔ انٹرمیڈیئٹ اور بی۔ اے کے امیدواروں کی قید میں ایک سال کی کمی کر دی جائے۔

جدید ہاوڑہ پل کی تعمیر

میں ایک کروڑ روپیہ مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے۔

لاہور میں سکھوں کا مچلکہ دینے سے انکار

۲۱۔ مارچ کو سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں گوردوارہ جنم استھان صاحب پر قبضہ کرنے کے الزام میں سردار گوربخش سنگھ اور آٹھ اور سکھوں کے خلاف مقدمہ پیش ہوا۔ عدالت نے ملزموں سے کہا۔ کہ مقدمہ کسی اور تاریخ کو سماعت ہوگا۔ آپ لوگ فی الحال حاضری کے لئے ضمانتیں دے دیں لیکن ملزموں نے ضمانتیں دینے سے انکار کیا۔ عدالت نے کہا۔ کہ اچھا آپ مچلکے دیدیں۔ سردار گوربخش سنگھ نے کہا۔ کہ مچلکہ بھی نہیں دے سکتے۔

پنجاب خلافت کانفرنس کا اجلاس راولپنڈی

خلافت کانفرنس پنجاب کا پہلا اجلاس بمقام راولپنڈی منعقد ہوا۔ پنڈال میں تقریباً ۱۵۔۲۰ ہزار اصحاب کی نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ۹ قراردادیں پاس کی گئیں۔

جدید وائسرائے کی آمد

لارڈ ریڈنگ ۵ اپریل کو دہلی پہونچینگے ۶ اپریل کو وہاں سے ڈیرہ دون تشریف لیجائینگے۔ اور ۲۰ اپریل کو شملہ پہونچینگے۔

مسٹر شاستری امپیریل کانفرنس میں

آنریبل مسٹر سرینواس شاستری کو وائسرائے نے دعوت دی ہے۔ کہ وہ آئیندہ جون میں ولایت جا کر امپیریل وزارت کے جلسہ میں شریک ہوں۔ مسٹر شاستری نے اس دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ اور وہ ہندوستان کے نمائندے کی حیثیت سے ولایت تشریف لے جائیں گے۔

فیض آباد میں ایک ہزار گرفتار

ضلع فیض آباد میں تقریباً ایک ہزار اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر فیض آباد جیل میں رکھے گئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو مقامی تھانوں میں زیر حراست ہیں۔ بہت سے لوگ بعد سماعت مقدمات بری کئے گئے ہیں۔

پنجاب قومی کالج کا افتتاح

پنجاب قومی کالج اپریل میں کھل جائیگا۔ جسمیں اقتصادیات۔ سیاسیات دیسی زبانوں۔ چرخہ کاتنا۔ صابون سازی اور بجلی کا کام سکھایا جائے گا۔

شیعہ مجتہد کا فتویٰ عدم تعاون کے حق میں

مولوی سید یوسف حسن جو مشہور شیعہ عالم ہیں نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں معاملات کا مقابلہ کرنے کے لئے واحد ہتھیار عدم تعاون ہے۔ اور یہ کہ عیسائی سلطنتوں کی خود غرضانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے تمام شیعہ لوگوں کو عدم تعاون پر عمل کرنا چاہیئے۔

خالصہ کا الٹی میٹم ۱۰ اپریل تک

۲۰ مارچ کو پنجاب کے سکھ مندروں کا ایک دیوان اکال بونگہ امرتسر میں سردار سندر سنگھ صاحب رام گڑھیا کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ دیگر قراردادوں کے حکومت کو یہ "الٹی میٹم" دے دیا گیا ہے۔ کہ اگر دس اپریل تک ہمارے تمام اکالی بھائی جو گردواروں پر قبضہ کرنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ رہا نہ کر دیئے گئے۔ اور ہمارے گردواروں کی متعلقہ جاگیروں کا قبضہ ہمیں نہ دے دیا گیا۔ تو ہم گرو گرنتھ صاحب کے سامنے کھڑے ہو کر اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم ستیاگرہ کرینگے۔ اور جیل خانوں کو بھر دیں گے۔

چار ہزار روپیہ کی افیون پکڑی گئی

پنجاب میل کے ہوڑہ سٹیشن پر بدھ کے دن پہنچنے پر پولیس نے ایک پشاوری کا ٹرنک کھولا۔ تو اس میں ایک من افیون نکلی۔ جس کی قیمت ۴ ہزار روپیہ ہے مگر پشاوری آنکھ بچا کر نکل گیا۔

ماڈریٹوں کی کانفرنس

۔ ماڈریٹوں کی کانفرنس ۹ و ۱۰ اپریل کو ہوگی ۱۰ اپریل کے اجلاس میں ملیریا۔ بخار۔ ہیضہ۔ چیچک۔ شیر خوار بچوں کی موت کے علاجوں اور انسدادی تدابیر پر بحث کی جائے گی۔ اس دن کا اجلاس حفظ صحت عامہ کی کانفرنس کہلائے گی۔

ممالکِ غیر کی خبریں

شورشِ آئرلینڈ

لنڈن کے قریب آتشزدگیاں لنڈن ۱۷ مارچ۔ گذشتہ شب لنڈن کے قرب و جوار میں سات جگہ ایک ہی وقت میں آگ لگ گئی۔ اور بیش بہا مال بڑی مقدار میں جل گیا یہ سن فینوں کی کارروائی بتائی جاتی ہے

السٹر کا وزیر اعظم لنڈن ۱۹ مارچ۔ مسٹر جیمس کریگ نے السٹر کے عہدۂ وزیر اعظم کا چارج لینے سے قبل امارت بحری کے پارلیمنٹری سیکرٹری شپ سے استعفا دیدیا ہے ۔

متفرق خبریں

مسٹر بونرلا کا استعفا لنڈن کا ایک تار مظہر ہے کہ مسٹر بونرلا نے خرابیِ صحت کی وجہ سے استعفا داخل کردیا ہے ۔

ہندوستان کے جدید وائسرائے کی لنڈن سے روانگی لنڈن ۱۷ مارچ۔ لارڈ ریڈنگ ۲۲ مارچ لنڈن سے ہندوستان کو روانہ ہو رہے ہیں یہاں پہنچ کر وائسرائلٹی کا چارج لینگے ۔

روسی بغاوت کا خاتمہ لنڈن ۱۸ مارچ۔ ہلسنگفارس کی ایک تار میں مرقوم ہے کہ کرانسٹاٹ کی انقلابی کمیٹی مع آٹھ سو باغی سپاہیوں کے فن لینڈ پہنچ گئی ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کرانسٹاٹ نے بالشویکوں کی اطاعت قبول کرلی ۔

جرمنی روس میں لنڈن ۱۸ مارچ۔ برلن کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ جرمن تجار اتحادیوں کی گرفت سے بچنے کے لئے مشرق کی جانب روس میں اپنے مال تجارت کی بازاریں تلاش کر رہے ہیں ۔

دو اور شہروں پر قبضہ لنڈن ۱۸ مارچ۔ بلجیم کے ایک تار میں مرقوم ہے۔ کہ فرانسیسی اور بلجیئن فوجوں نے شہر ڈسلڈراف کے مغربی حصہ اور ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کرلیا۔ ڈوئسبرگ کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ اتحادی فوجوں نے اوبرہاسن کے ریلوے اسٹیشن پر بھی قبضہ کرلیا ہے ۔

معاہدہ روس و پولینڈ پر دستخط ہوگئے وارسا ۱۹ مارچ۔ کل شام ریگا میں روس و پولینڈ کے مابین آخری معاہدہ پر دستخط ہوگئے۔ یہ ان معاہدات کا نتیجہ ہے۔ جو ۱۲ نومبر سے باہم مرتب کئے جا رہے تھے۔

امیر امان اللہ خان کی دادی کا انتقال کابل میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امیر حبیب اللہ خان کی والدہ اور موجودہ امیر صاحب کی دادی صاحبہ کا انتقال ہوگیا ہے ۔

جرمنی اور پولینڈ لنڈن ۱۹ مارچ۔ بالائی سلیشیا میں کل استصواب عامہ ہونیوالا ہے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس موقع پول اور جرمنوں میں سخت تصادم ہوگا۔ علاقہ زیر استصواب کا رقبہ پچاس ہزار مربع میل اور اس کی آبادی ۲۵ لاکھ ہے۔ فریقین آخری اشاعتی کام سخت جدوجہد کے ساتھ کر رہے ہیں ۔

طلعت بے کا قاتل لنڈن ۱۸ مارچ۔ ٹائمز کا نامہ نگار برلن سے رقمطراز ہے کہ ایک شخص مسمی تہلیرین ارمنی نے طلعت بے کو قتل کرنے کے جرم کا اقبال کرلیا ہے ۔

یونان فوجی تیاریاں کر رہا ہے ایتھنز ۲۰ مارچ۔ یونان نے اپنی ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۴ء اور ۱۹۱۵ء والی فوج کی بھرتی شروع کردی ہے۔ تاکہ اناطولیہ بھیجی جائے۔ عوام سڑکوں پر کھڑے یونان کو ترکان احرار کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مبارکباد دے رہے تھے۔ شاہ یونان نے اپنی رعایا کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے۔

افغانستان اور بالشویکوں کے تعلقات لنڈن ۱۹ مارچ۔ دفتر صیغہ خارجہ کو اطلاع ملی ہے کہ افغانستان اور بالشویکوں کے درمیان معاہدہ صلح ہوگیا ہے۔ حکومت افغانستان نے اس معاہدہ میں اس امر کا اقرار کیا ہے کہ وہ انگلستان سے سیاسی اور فوجی کسی قسم کا تعلق نہ رکھے گی ۔

بالشویک حکومت امیر امان اللہ خان کو دس لاکھ روبل سالانہ دیا کریگی۔ اور اس امر کا معاہدہ کرتی ہے کہ کابل اور قندھار کے درمیان تار کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ علاوہ بریں یہ تار کا سلسلہ ہرات اور کشنات کے درمیان بھی قائم کیا جائیگا۔

روسی قونصل خانے تمام افغانستان میں قائم کئے جائینگے اور افغانی قونصل خانے روس اور وسط ایشیا میں قائم کئے جائینگے۔

عراق میں ہندوستانی ملازم لنڈن ۲۲ مارچ۔ دارالعوام میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ عراق میں جو ہندوستانی گذشتہ دسمبر میں مزدوروں کے طور پر کام کرتے تھے۔ انکی تعداد ۲۴ ہزار تھی۔ دریاؤں میں باربرداری کے صیغہ میں ۱۰ ہزار تھے۔ اور ریلوے میں ۱۹ ہزار ۲۲۰۰ ہندوستانی گذشتہ سال اگست میں سول محکموں میں ملازم تھے مگر اسکے بعد ان کی تعداد میں تخفیف ہوگئی ہے ۔

صلح کانفرنس

برطانیہ اور سلطنت آل عثمان کے تعلقات لنڈن ۱۷ مارچ۔ ترکی وفد زیر سرکردگی بکر سمیع بے آج صبح لنڈن سے انگورہ کی طرف روانہ ہوا۔ تاکہ ترکی شرائط صلح کے متعلق تمام معاملات ترکان احرار کی پارلیمنٹ میں پیش کردئے جائیں۔ یہ وفد وسط اپریل میں انگورہ پہنچے گا۔ کیونکہ سفر کا کچھ حصہ انہیں دو بیہ گاڑیوں کے ذریعہ سے طے کرنا ہوگا۔ وسط اپریل میں ترکان احرار کی پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اور معاہدہ ترکی کی ترمیم کے متعلق کل امور اس اجلاس میں پیش کئے جائینگے مگر سمیع بے ایک نہایت روشن خیال اور زیرک ترک ہیں۔ برطانیہ نے معاہدہ ترکی میں جو ترمیم کی ہے۔ اس سے بکر سمیع بے خوش ہیں ۔

بکر سمیع بے نے ڈیلی اکسپریس کے نمائندے سے دوران ملاقات میں کہا کہ ہمیں امید ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا اس ترمیم کو ضرور منظور کرینگے ہماری جو خاطر و مدارات یہاں پر کی گئی ہے۔ اسکے لئے ہم برطانیوں کے ممنون ہیں۔ مسلمانان عالم کی یہ خواہش ہے کہ کسی طرح سے برطانیہ اور سلطنت آل عثمان کے تعلقات خوشگوار ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب پرنٹر و پبلشر منشی ... احمدیہ پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)